سری بھگوان جی کی فضیلت میں مقبول جہان پوتھی *

جسکے پاٹ کرنے سے انسان کی تمنا بر آتی ہے موسوم بہ

نصیب خزانہ

مصنفہ منشی رام سہائے صاحب تمنا ساکن محلہ نوبستہ شہر لکھنؤ

مطبع تمنائی لکھنؤ میں منشی لوچن چند کی حسن سعی سے چھپا *



۱

مہادیو و برہما و بھگوان کی جے
سری رام و سیتا کے استھان کی جے
سری گور کی شوکت او رشان کی جے
سری لچھمن و بھرت کے گیانی کی جے

ہنومان کی جے ہنومان کی جے

۲

ہنومان جی کا رہے نام لب پر
رہے خامہ کی نوک حدِ ادب پر
کرے ہے جنکا فضلِ جہانگیر سب پر
فدا دل ہو سبکا بیانِ طرب پر

ہنومان کی جے ہنومان کی جے

۳

مہابیر ہیں سرپرستِ زمانہ
کرم انکا خلقت پہ ہے جاودانہ
عیاں جنکی عظمت کا ہے کارخانہ
ہو ورد زبانِ جہاں یہ ترانہ

ہنومان کی جے ہنومان کی جے

ہنومنت وہی انجنی سُت وہی ہیں
جو یکتاے عالم مہابیر جی ہیں
بہارِ گلِ گلشنِ پرتھوی ہیں
تپی ہیں ذکی ہیں گنی ہیں بلی ہیں

ہنومان کی جے ہنومان کی جے

بلا آپ کے نام اقدس سے رد ہو
جو ذات آپ کی ہو واقف نیک بد ہو
سروپ آپکا نورِ چشمِ خرد ہے
کرم کیجے مجھ پہ وقتِ مدد ہے

ہنومان کی جے ہنومان کی جے

نشاں کارخانے کہاں آپ کے ہیں
خیالات دل میں جہاں آپ کے ہیں
سری رام خود مدح خواں آپ کے ہیں
تو جلوے نظر میں عیاں آپ کے ہیں

ہنومان کی جے ہنومان کی جے

جو سگریو پر آپ نے کی عنایت
دل پاک میں تھی صفائی نہایت
تو بھولا وہ رنج و الم کی حکایت
کسیکو نہ باقی رہی کچھ شکایت

ہنومان کی جے ہنومان کی جے

جو ڈھونڈھا جتن سے سیتا جی کا سامان
فقط آپ ہی ایسے تھے مرد میدان
ہوئے جامونت اور انگد پشیمان
کہ اترے سمندر سے با شوکت و شان

ہنومان کی جے ہنومان کی جے

۹ سمندر کیا طے تو لنکا کو دیکھا — مکانات و باغاتِ زیبا کو دیکھا
نظر سے جو انبوہِ اعدا کو دیکھا — تو راون کی فوجِ توانا کو دیکھا

ہنومان کی جے ہنومان کی جے

۱۰ جو سرسا پئے امتحان پاس آئی — ہوئی مائلِ زور و جنگ آزمائی
تو شکل آپ نے اُسکو ایسی دکھائی — کہ سرسا کو تابِ اقامت نہ آئی

ہنومان کی جے ہنومان کی جے

۱۱ جو سرکش مقابل ہوا اُسکو مارا — لڑا آکے جو بدگہر جی سے ہارا
ہے دنیا میں زور آپ کا آشکارا — اُنھیں کا ہی مجھ ناتوان کو سہارا

ہنومان کی جے ہنومان کی جے

۱۲ گیا دور و قصرِ لنکا بصد شان — کہ تھی جن میں حیرت میں چشمِ نگہبان
بھبھیکھن کے گھر تک جو جا پہنچے شادان — تو وہ ہوگیا ایسی آمد سے حیران

ہنومان کی جے ہنومان کی جے

۱۳ بھبھیکھن کو جب طالبِ رام پایا — تو نام و نشانِ مبارک بتایا
پتا جب سیتا جی کا اُس سے لگایا — تو آگے کو اپنا قدم پھر بڑھایا

ہنومان کی جے ہنومان کی جے

زمیں قربِ دامن جو گردِ کدورت — سو ئے باغ لنکا گئے بو کی صورت
جو تھی سبھ لگن اور شبھ تھی مہورت — تو آئی نظر جانکی جی کی مورت

ہنومان کی جے ہنومان کی جے

۱۳ شجر پر قمر کی طرح جلوہ گر تھے — نگہبان اِس حال سے بیخبر تھے
جو مطلب کے سامان پیشِ نظر تھے — وہ مدّاح رگھنا تھ جی سر بسر تھے

ہنومان کی جے ہنومان کی جے

۱۴ سری جانکی نے جو یہ طور دیکھا — سو نخل تازہ بصد غور دیکھا
ہنومان نے بھی جو فی الفور دیکھا — تو دیپی نے وہ طرز ہی اور دیکھا

ہنومان کی جے ہنومان کی جے

۱۵ ہنومان جی صاف اُترے شجر سے — ہوئے جبہ سائی تیا چشم و سر سے
وہ بولیں کہ آئے کہاں اور کدھر سے — یہ بولے کہ آئے ہیں ہم حکمِ ہر سے

ہنومان کی جے ہنومان کی جے

۱۶ جو دیکھا سری جانکی جی کو غمگین — وہ انگشتری رام کی دی بہ تمکین
سیا جی بھی نقشِ نگین پڑھکے بولیں — کہ تم قاصدِ رام ہو صاحبِ دین

ہنومان کی جے ہنومان کی جے

۱۹ ہوئے وا نے سے رخصت تو گلشن میں آئے
ثمر تازہ و خوب چن چن کے کھائے
درخت اونچے اونچے جو توڑے گرائے
تو سب راکھشش دوڑے گئے تلملائے

ہنومان کی جے ہنومان کی جے

۲۰ مقابل ہوئے فتنہ گر آکے اپنے
ہوئے پست سب منہ کی کھا کھا کے اپنے
جو بھاگے ستمگر سزا پاکے اپنے
لڑا پھر نہ کوئی بھی شرما کے اپنے

ہنومان کی جے ہنومان کی جے

۲۱ جو راون کے فرزند نے کی شرارت
تو صاف آگئی آپ کو بھی حرارت
اچھے کی نہ کس طرح کی ہوئی حقارت
ہوا دستِ اقدس سے دم بھر میں غارت

ہنومان کی جے ہنومان کی جے

۲۲ جو پھر میگھناد آیا اسکے مقابل
ہوئے برہمہ کی پھانس میں آپ داخل
شرارت پہ مائل جو تھے سارے جاہل
اونھین کا جلا آتش کینہ سے دل

ہنومان کی جے ہنومان کی جے

۲۳ لگی آگ دم میں تو اوٹھے وہ جلکر
جلا ڈالی سونے کی لنکا اوچھلکر
بچایا جو حضرت نے [illegible] سنبھل کر
تو حاسد جلے دستِ افسوس ملکر

ہنومان کی جے ہنومان کی جے

۲۴ سمندر نے خود آپ کی دُم بجھائی — تو پھر آتش تیز نے منہ کی کھائی
وہاں سے چلے آئے با صد صفائی — سری رام و لچھمن کی کی جبہ سائی

ہنومان کی جے ہنومان کی جے

۲۵ نشانی سیا جی کی دکھلائی لا کر — سب احوال لنکا کہا سر جھکا کر
ہوئے رام خوش نقد امید پا کر — دعا آپ کو دی گلے سے لگا کر

ہنومان کی جے ہنومان کی جے

۲۶ نہ کیوں آپ کا نام نامی ہو روشن — کہ ہیں خیر خواہ سری رام و لچھمن
ڈرے کیوں نہ اس نام سے دیو و جن — ہوئے تخت لنکا کے وارث بھبیکھن

ہنومان کی جے ہنومان کی جے

۲۷ پڑا بان شکتی کا جس دم لچھمن پر — اداسی سی چھائی رخ انجمن پر
زمین کانپی غل ہو گیا چرخ کہن پر — تو صدمہ ہوا خاطر صف شکن پر

ہنومان کی جے ہنومان کی جے

۲۸ نشان بن ناز بھبیکھن سے پا کر — یہی بید لنکا کا لائے اوٹھا کر
بھرت جی کو بھی راہ میں آزما کر — سجیون کا پربت اوٹھا لائے جا کر

ہنومان کی جے ہنومان کی جے

۲۹ عیاں خود ہیں جلوے کرم گستری کے
سب آثار جیسے ہیں برتری کے
دلیری کے جرأت کے چاکری کے
ملیں پھل جو درشن ہوں ایسے جری کے

ہنومان کی جے ہنومان کی جے

۳۰ پریت آپ کے نام سے بھاگ جائے
جو ہو انکا خادم وہ راحت اوٹھائے
نہ بھوت اور بلا کوئی قربت میں آئے
زبان پر یہی نام ہر وقت لائے

ہنومان کی جے ہنومان کی جے

۳۱ یہ وہ ذات ہے جسکی عظمت بڑی ہے
یہ وہ فکر ہی جسکی شوکت بڑی ہے
یہ وہ بات ہے جسکی شہرت بڑی ہے
یہ وہ ذکر ہی جسکی حشمت بڑی ہے

ہنومان کی جے ہنومان کی جے

۳۲ یہی انجنی کی ہیں آنکھوں کے تارے
تو دل سے ہم بھی ہیں خادم تمہارے
یہی رام و سیتا و لچھمن کے پیارے
ادھر بھی ذرا ہوں کرم کے اشارے

ہنومان کی جے ہنومان کی جے

۳۳ سدا شیو سری اگن سنکادو برہما
یہ سب ہیں یہی خواہ و مداح والا
سری اندر سورج سری رام و سیتا
نہ پھر کیوں ہو ذات ایسی دنیا میں یکتا

ہنومان کی جے ہنومان کی جے

تن زار کو زور و قوت یہ بخشیں
دل خاکساران کو ہمت یہ بخشیں
زبانِ قلم کو بلاغت یہ بخشیں
غریبوں کو اسباب و دولت یہ بخشیں

ہنومان کی جے ہنومان کی جے

یہی آرزومند کو شاد کر دیں
یہی قید کلفت سے آزاد کر دیں
یہی فکرِ بنیادِ ابو لاد کر دیں
یہی دل کا ویرانہ آباد کر دیں

ہنومان کی جے ہنومان کی جے

نہیں منتر سے کم ہے یہ نام والا
ہوا وہ ہی انسان ادنیٰ سے اعلیٰ
ہر دل خوش ہو اُنکی تمنا کرنے والا
کہ جسنے زبان سے یہ مصرع نکالا

ہنومان کی جے ہنومان کی جے

ہے گیا فصل اچھی کہ آئی نئی رُت
اسی نام کی میں بھی کرتا ہوں اُستت
ہنومان جی کی یہ لیلا ہے اَدبھت
پون سُت لچھن مُت لچھن سُت لچھن سُت

ہنومان کی جے ہنومان کی جے

جو کوئی یہ اُستت پڑھے یا سُنائے
تمنا جو ہو اوسکے دل کی بر آئے
تو آرام سے لطف راحت اُٹھائے
اسی نام سے شمع سان لَو لگائے

ہنومان کی جے ہنومان کی جے

کرے گا جو ہر روز پاٹ اسکا شائق — تو ہو جائیگا نامدارِ خلائق
ہنومان کا گیان ہے سب پہ فائق — یہی دھیان ہے دل میں رکھنے کے لائق

ہنومان کی جے ہنومان کی جے

تمنا کی بھی ہر تمنا ہو پوری — رہے قربتِ رنج و کلفت سے دوری
ہوا غوارِ درشن سے دل کو صبوری — سرِ دست ہاتھ آئے نقدِ حضوری

ہنومان کی جے ہنومان کی جے

سماپت شد

استت سری گنیش جی

نام گنیش راحت افزای روح و جاں ہے — نام گنیش ہر دم ورد لب و زباں ہے
اس نام کی تمنا کیونکر نہ ہو تمنا — ہر دیوتا اوسیکا سو دل سے مدح خواں ہے

استت سری رام جی

بھروسا جسے ہے سری رام جی کا — مزہ لوٹتا ہے وہی زندگی کا
تمنا تمنا ہے خالق جسے ہے — وہ محتاج ہرگز نہیں ہے کسی کا

استت سری جانکی جی

جانکی جی سے ہوئی جان کی جے — گیان کی دھیان کی ارمان کی جے

مادرِ خلق تمنّا ہیں وہی	جو کہا کرتی ہیں بھگوان کی جے

استت بشن جی

جو بشن کا نام لے رہا ہے	دانائی سے کام لے رہا ہے
جو بشن کا رام ہے تمنّا	نقدِ آرام لے رہا ہے

استت سری لچھمن جی

لچھمن جی ہیں معینِ عالم	ہیں فلک جن کی زمینِ عالم
شکت سے کب ہے کوئی گھر خالی	لامکان خود ہے مکینِ عالم

استت سری مہادیو جی

جو نکلے سدا شیو کا نام اپنی لب سے	ملے بارِ امیدِ نخلِ طرب سے
سدا شیو کا ہے دھیان جنکو تمنّا	وہ مشہور ہیں گیانیوں کے لقب سے

استت سری شکت

شکت کا مرتبہ جو عالی ہے	شانِ جود و کرم نرالی ہے
اے تمنّا ہے شکت ہی سب کچھ	یہ نہ ہو پھر تو ہاتھ خالی ہے

استت سری کشن جی

دیوکی نندن کا جسکو دھیان ہے	صاحبِ حشمت وہی انسان ہے
ہے تمنّا کشن جی کی جسکو لگن	اُسکی ہر مشکل سدا آسان ہے

استت سری رادھکا جی

سری رادھکا جی سی سبکا بھلا ہے — کہ گلزار آفاق پھولا پھلا ہے
تمنا او نعمین کی بدولت ہمین بھی — نعمین خدمتہ درود ریخ دبلا ہے

استت سری سورج نارائن

سری سورج کا دھیان اِک بات ہی کو شاد کرتا ہے — کہ قید فکر و رنج و دردسی آزاد کرتا ہے
تمنا جسکی نورانی سے عالم ہوگیا روشن — اوسی کا نام ہر اہل تمنا یاد کرتا ہے

قطعہ تاریخ از مؤلف

یہ چالیسا جو اردو مین کہی نظم ان زبون — تعمین جلوہ رفضل جناب انجنی ست ہے
تمنا نے لکھا یہ مصرعہ تاریخ برجستہ — دل افزا و دلکش و زیبا یون ست جی کی استت ہے

قطعہ تاریخ طبع از منشی وعفیت رائی صاحب متخلص بہ تحقیق خلف منشی جنیکہ رائی صاحب خیرآبادی متخلص بہ مقبول

تمنا کی زمین میں شعر ان سے — رقم کی جب استت یون ست بلی کی
لکھا تھے تاریخ کو اسے محقق — کہ خوش تھی ہوا گلشن دستی کی
سنے فوراً یہ مصرع نادر — کہی بہتر استت مہابیر جی کی
۱۸۰ ... سال ...

ہنومان چالیسا مصنفہ ... تمنا خلف منشی ... متخلص بہ شعاع ... مطبع تمنائی
واقع لکھنؤ محلہ ... ماہ جولائی ۱۹۰۳ع میں بار اول طبع ہوا